دہلی اردو اخبار

جلد 4 نمبر 204

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو گیارہ روپے ششماہی اور بیس روپے سالانہ

17 / جنوری 1841 یوم یکشنبہ

ص 1 کالم 1

حضورِ والا

دریافت ہوتا ہے کہ مرزا شاہ رخ بہادر نے ارادہ پرگنہ کوٹ قاسم کا واسطے سیر و شکار کے کیا تھا اور اسباب بھی چھکڑوں پر لدوالیا تھا کہ اس اثنا میں حامد علی خان نے صاحب کلاں بہادر سے عرض کی کہ مرزا شاہ رُخ بہادر پرگنۂ کوٹ قاسم میں تشریف لے جاتے ہیں، اور وہ بندہ کے پاس ٹھیکہ ایسا نہ ہو کہ فساد ہو جائے چنانچہ صاحب موصوف نے عرضی در باب امتناع روانگی مرزائے موصوف کے بیچ پرگنہ مذکور کے حضور میں ارسال کی۔ حضورِ انور نے بفور ملاحظہ خان مذکور پر خفگی فرمائی اور مرزائے مذکور کو بلا کر ارشاد کیا کہ تم بالفعل ارادہ روانگی کوٹ قاسم کا ملتوی رکھو اور راجہ موہن لعل کو واسطے مختاری طلب کرو، چنانچہ حسب الطلب راجۂ مذکور حاضر ہوا۔

[ص 1 کالم 2] اور پانچ روپیہ مرزائے موصوف کو نذر گذرانے مرزا ممدوح نے کچھ شکوہ شکایت حامد علی خان کا کیا اور کچھ کلماتِ بدنسبت خان موصوف کے زبان پر لائے اور فرمایا کہ تمہارے تئیں مردِ فہمیدہ اور دانا تصور کر کے ہم نے واسطے مختاری کے بلایا ہے اور راجہ جے سکھ رائے کہ بطورِ امین رہے گا راجۂ مذکور نے عرض کیا کہ حضور مالک ہیں، خلعت مختاری راجہ جے سکھ رائے کو مرحمت فرماویں۔ بعد از اں دیر تک خلوت رہی لیکن کچھ قرار نہ پایا اور راجۂ مذکور برآمد ہوئے۔ کہتے ہیں کہ راجۂ مذکور کو یہ منظور نہ ہوا کہ کوئی شخص اُس پر امین رہے۔ سُنا گیا کہ آخر کو ضمیر الدولہ آغا حیدر کو خلعت مختاری کا مرحمت ہوا حالِ مفصل نہیں سنا۔

COPYRIGHT

اشتہار

مشکوٰۃ شریف مترجم ساتھ ترجمہ اور فوائد کے بیچ زبانِ اردو کے جو نواب قطب الدین خان صاحب نے بہت کوشش سے بہ استصواب مولوی محمد اسحاق صاحب کے ترجمہ اور فوائد لکھے ہیں، مع متن کے نہایت احتیاط سے اس چھاپہ خانہ میں چھپتی ہے۔ ایک رُبع تمام ہو چکا ہے، دوسرا رُبع بھی قریب نصف کے آپہنچا ہے۔ اُس کے لکھنے والے اور تصحیح کرنے والے سب بہ موجب صوابدید نواب صاحب موصوف کے مستعد دین دار لوگ ہیں۔ جس کسی کو خریداری منظور ہو، مہتمم کو لکھے۔ قیمت اس کتاب کی جو شخص اب درخواست کرے اور جتنی چھپ چکی ہے اس کی

قیمت ادا کر کے لے لے تو 32 روپے قیمت کُل کتاب کی ہے، اور جو سب چھپ چکے گی اور اُس وقت سب کتاب لے گا تو قیمت.................... 40روپے۔

پولیس

ایک خط در باب اہل کارانِ ہندوستانی ہم کو پہنچا سو مقامِ خطوط میں مندرج کیا گیا اس واسطے کہ بلا تخصیص فائدہ عام کے طور پر ہے۔ واضح ہو ہمارے کارسپانڈنٹ کو کہ یہ بات جو انہوں نے اب لکھی یہ بہت پرانی بات ہے، سب کوئی اسے جانتے ہیں ایسے اہلکارانِ ہندوستانی کو چھوٹے بڑے حاکم سب خوب سمجھتے ہیں لیکن ظہور اس قسم کی حرکات کا اہلکارانِ ہندوستانی سے نتیجہ ہے قلّت تنخواہ کا یقین ہے کہ اگر تنخواہیں ان کے قرار واقعی ہوں تو یہ باتیں جواب سُنی جاتی ہیں شاذ و نادر سُنی جاویں۔

راجپوتانہ

بسبب کثرت فساد اور بے انتظامی اور سرکشی کے جو اس ضلع میں ہوتی رہتی ہیں تین صاحب یعنی کرنیل صدر لینڈ، میجر روبنسن اور کپتان لینگ رسول کیے گئے ہیں واسطے تجویز کسی مشورے کے، جس سے آئندہ کو یہ بے انتظامی رفع ہو۔ یہ صاحب لوگ بہت لئیق اور عاقل ہیں اور اغلب ہے کہ ان کی تجویز سے رفع فساد ہوگا۔ سنا جاتا ہے کہ ان اضلاع کے بھیلوں اور مینوں کا پیشہ قدیم الایام سے چوری اور غارتگری ہے اور یہ لوگ کسی ٹھاکر وغیرہ کی سرکردگی میں ہمیشہ تاجروں اور مسافروں کو لوٹتے رہتے ہیں اور آدمی کا مار ڈالنا انہیں ادنیٰ سی بات ہے اور باوجودیکہ ہر ایک عہد میں ہر ایک حاکم نے اکثر ان لوگوں کو سزائیں دیں ہیں اور جلاوطن کر دیا ہے، تس پر بھی یہ لوگ اپنے فعلوں سے باز نہیں آتے، بعضوں کی رائے یہ ہے کہ اگر ان لوگوں پر کچھ ٹیکس یعنی جزیہ مقرر کیا جاوے اور ان کی سرزنش بھی سرکار کی طرف سے ہوتی رہے تو البتہ یہ لوگ رو بہ راہ آجاویں، لیکن اکثر بہ دلائل یہ کہتے ہیں کہ تقرر جزیہ بجائے فائدہ مثمر خرابی ہوگا، یعنی وہ لوگ جزیے کو ایک جبر اپنے اوپر تصور کر کے اور زیادہ خیرہ ہو جاویں گے اور چوری اور غارتگری میں مصروف رہیں گے واسطے ادا کرنے زرِ جزیہ کے۔ اس سے تو بہتر یہ ہے کہ ہر ایک کو اُن میں سے فراخورِ حوصلہ زمینِ افتادہ واسطے کشت کار کے مل جاوے اور تین چار برس تک محاصل ان سے نہ لیا جاوے۔ غرض کہ اس میں زمین بھی درست ہو جاوے گی اور وہ لوگ بھی جب کشت کار میں مصروف رہیں گے تو تاخت و تاراج میں کوشش نہ کر سکیں گے اور چونکہ زمین زرخیز ہے یقین ہے کہ بہ شرطِ تردد محاصلِ کثیر ہوا کرے گا۔ ہم امید کرتے ہیں کہ صاحبانِ موصوفین اس باب میں تدبیر شائستہ عمل میں لا دیں گے۔

[ص 2 کالم 1]

کابل

میجر جنرل سر ڈبلیو بی کوٹن صاحب بہادر جو کہ سپہ سالارِ افواج کابل ہیں ان کو ملکہ معظمہ فرمان روائے انگلستان نے اوپر ایک عہدۂ جلیلہ کے مقرر کیا ہے۔اور سر ولیم مکناٹن صاحب بہادر نے اس عہدہ کو بہ طریق وکیل کے صاحبِ موصوف کو تفویض کیا، رو بروئے شاہ شجاع الملک اور صاحبانِ عالیشان کے جو بیچ کابل کے تھے کہتے ہیں کہ ان صاحب نے سالہا نوکری سرکار کی بہ دیانت اور خیر خواہی کی ہے چنانچہ سب لوگ تعین اس عہدہ سے واسطے صاحب موصوف کے بہت خوش ہوئے۔

افغانستان

وہاں کی تحریرات سے واضح ہوتا ہے کہ ان دنوں نواحِ کابل اور قندھار اور بلوچستان میں کچھ فتنہ فساد نہیں ہے دشمن سرکارِ انگریزی کے مکافاتِ بد کرداری اور خرابیِ ناہنجاری میں گرفتار آئے ہیں اور اپنے اعمال کی پاداش میں پہنچے ہیں۔راقم خط لکھتا ہے کہ متمردانِ نواحِ بامیان اور چاراکار اور کوہستانِ دشوار گذار کے جنہوں نے کہ بھیر و بنگاہِ سپاہِ انگریزی پر دست درازی کی تھی، وہ سب کابل میں محبوس ہیں، خان شیرین خاں اور محمود خان بیچ گرفتار کروانے قاتلوں صاحبان ذیشان کے حتیٰ المقدور دریغ نہیں کرتے۔

شدت اور افراط برف کی زمانِ پیشین سے بہت کم ہے، چنانچہ ڈاک ہر روز پہنچتی ہے پیش ازین یہ قدرت پرندہ کی بھی نہیں تھی کہ کابل سے قندھار کو ایام بارش برف میں جا سکتا چنانچہ پانچ چھ برس کا ذکر ہے کہ امیر دوست محمد خان نے جناب قاضی صاحب کے تئیں ساتھ جمعیت سو سوار اور پیادوں کے واسطے کسی امرِ ضروری کے ناظمان قندھار کے پاس بھیجا تھا، اثناء راہ میں برف برسنے لگی اور قاضی موصوف نیچے برف کے دب کر مر گئے۔

گندس

واضح ہوتا ہے کہ امیرانِ گندس نے صاحبانِ ذیشان کو قول قرار میں محکم اور راست باز پا کر متابعت اختیار کر لی۔ کہتے ہیں کہ امیرانِ مذکورین نے اطاعتِ صاحبانِ عالیشان میں دو فائدے تصور کئے ہیں۔ایک تو یہ کہ ہمیشہ پیادگان والئی بخارا کے ہاتھ سے بہ تنگ آ کر زرِ محصول خود بخارا میں پہنچاتے تھے اُس سے نجات پائی اور دوسرا یہ کہ فرزندانِ دوست محمد خان سال بہ سال اُس ملک میں جا کر امیرانِ مذکورین کو ستاتے تھے اُس وقت سے بھی خدا نے اُن کو خلاص کیا۔حسن محمد خاں بھتیجہ امیر گندس کا ڈاکٹر لارڈ صاحب کے پاس ہی رہتا ہے اور صاحب موصوف اُس پر بہت عنایت کرتے ہیں۔

بلوچستان

سُنا جاتا ہے کہ اہالیانِ گورنمنٹ نے ایک معاملہ ساتھ اہل بلوچستان کے شروع کیا ہے، شرطیں جس کی یہ ہیں کہ مردمانِ قوم بلوچ گورنمنٹ کو بجائے [ص 2 کالم 2] بجائے نواب قلات کے سمجھیں، اور جس طرح کہ بلوچ پیشتر اپنے حاکموں کو خراج دیتے تھے اُسی طرح اب سرکار انگریزی کے باج گذار رہیں۔ چنانچہ کہتے ہیں کہ قومِ مری اس بات سے بہت خوش ہے۔

ہرات

وہاں کے خطوں سے واضح ہوتا ہے کہ فتح افغانستان نے ایک نقش نیکوئی کا اوپر دل شاہ کامران اور اس کے وزیر یار محمد کے کیا ہے۔ اغلب کہ عزمِ گورنمنٹ انگریزی کے اوپر قلعۂ مذکور کے اب بخوبی سرانجام اور انصرام پاویں گے۔ اخبار سے دریافت ہوتا ہے کہ چند سردار خراسانی ناظم قلعہ غور سے ناراض ہو کر واسطے ملاقات والیِ ہرات کے آئے تھے، یار محمد وزیر نے اُن کے رہنے کو دربار میں سراسر خلل اور نقصان اپنے واسطے تصور کر کے، ملازمتِ شاہِ ممدوح کی نہ ہونے دی۔ وزیرِ مذکور ریاست ہرات میں اختیار اور اقتدارِ کلی رکھتا ہے چنانچہ چند امیر زادوں کو مقید کیا ہے۔

ناظمین قندھار جو کہ بہ باعث بے ادبی کے خوفِ حضرت شاہ شجاع الملک سے آوارہ ہو گئے تھے، وہ ہرات میں آئے، وزیرِ مذکور نے اُن کی بہت عزت کی۔

ایران

فرماں روائے ایران بالفعل طہران میں ہیں توپخانہ شاہِ ممدوح کا مع ایک فوجِ عظیم کے غوران کو جو کہ متصل ہرات کے ہے، روانہ ہوا ہے۔ شاہ ممدوح کے بھائی کو سرداری اس سپاہ کی تفویض ہوئی ہے۔ علی شاہ ایک شہزادوں میں سے بیچ بغداد کے فوجِ کثیر جمع کرتا ہے ضلع کرمان میں آغا خان اب تک سرکشی کرتا ہے۔

کلکتہ

COPYRIGHT

واضح ہوتا ہے کہ شہر مذکورہ بالا میں کسی بے کش یا بنگ نوش نے کہاروں سے بیان، کہ ہاں جہاں تک بھاگا جاوے بھاگو ورنہ سب مارے جاؤ گے، کیونکہ ارباب گورنمنٹ کو مرکوز ہے کہ ایک پلٹن کہاروں کی نوکر رکھ کے مہم چین میں بھیجیں، کہاروں نے بغور سنتے اس خبر وحشت اثر کے ہوش اور حواس گم کیے اور ہر روز جوق جوق بھاگنے لگے۔

القصہ یہ خبر اہالیانِ گورنمنٹ نے سُنی اور ارباب پولیس کو حکم دیا کہ درباب بطلانِ خبر کے منادی کر دیں، غرض کہ استماع منادی سے کہاروں کو اطمینان ہوئی اور باقی ماندہ نہ بھاگے بلکہ بھاگے ہوئے بھی پھر آئے۔

نواب نظام بنگالہ

دریافت ہوتا ہے کہ نواب گورنر جنرل بہادر بہ خیال اس بات کے کہ کسی نوع کا ملال خاطرِ عاطر نواب موصوف پر راہ نہ پاوے، بہت کوشش کرتے ہیں چنانچہ چند صاحبوں کو جو کہ زبانِ فارسی اور اردو میں مہارت تمام رکھتے ہیں۔ بطور ندیموں کے نوابِ موصوف کے پاس تعین کیا ہے۔

[ص 3 کالم 1]

معافی داران

اخبار سے دریافت ہوتا ہے کہ آہ وزاری معافی دارانِ دلریش کی آخر کار جناب باری میں قبول ہوئی یعنی حاکمانِ عالیشان نے ان کے حال پر توجہ مبذول فرمائی اور اربابِ کونسل نے دربابِ واگذاشت اراضی معافی داروں کے ایک چٹھی بہ تمہید شائستہ درست کی ہے، یقین ہے کہ عنقریب حکام اضلاع کو درباب واگذاشت اراضی مافی داروں کے بہ موجب شرائط اور دفعات چٹھی مذکورہ کے پیش گاہِ گورنمنٹ سے حکم صادر ہووے گا۔

نواب گورنر جنرل بہادر

واضح ہوتا ہے کہ صاحبِ ممدوح الصدر مسٹر ڈیوڈ کار میکیل سمتھ صاحب جج کچہری صدر دیوانی اور نظامت عدالت کو پریسیڈنٹ پریسیڈنسی کمیٹی بنگالہ کا مقرر کیا، واسطے امتحان لینے متوقعین عہدہ ہائے منصفی کے کچھ عجب نہیں کہ ایک ایسی ہی کمیٹی واسطے شمال مغربی اضلاع کے بھی مقرر کی جاوے۔

صاحب اخبارِ آگرہ بموجب افواہِ خلایق کے لکھتے ہیں کہ نواب گورنر جنرل بہادر پیش از تشریف لے جانے ولایت کے پھر ایک دفعہ اضلاع شمال مغربی اور آگرہ میں تشریف فرما ہوں گے اور صاحب ممدوح نے اپنی روانگی ایک برس اور بھی ملتوی رکھی ہے۔

سپریم گورنمنٹ

COPYRIGHT

اخبار بمبئی سے واضح ہوتا ہے کہ ارادہ سپریم گورنمنٹ کا ہے اختیار کرنے کو ایک یکساں طور اوزان اور پیمانوں کا تمام پریسیڈنسیوں یعنی کلکتہ اور بنگالہ اور مدراس میں اور احاد ایک تولہ سے شروع ہوگا۔

اودھ

اخبار کلکتہ سے دریافت ہوتا ہے کہ راجہ کرشنا نے ایک مثنوی زبان اردو میں تصنیف کر کے شاہِ اودھ کو گذرانی تھی،

سوشاہِ ممدوح کے حضور سے راجہ موصوف کو ایک فرمانِ شاہی مرحمت ہوا۔

پیچ رجمنٹ 24 ہوشنگ آباد کے بہت شدت بیماری کی ہو رہی ہے۔

آگرہ

لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر نے 26 دسمبر 1840 کو حکم جاری کیا ہے کہ آئندہ کو تمام احکام صدر دیوانی عدالت کے اور صدر بورڈ ریونو کے گورنمنٹ کے، اردو چھاپہ خانہ میں چھاپے جاویں گے اور رسم چٹھیاتِ گشتی کی جن میں ایسے احکام سابق جاری ہوتے تھے موقوف ہوگی، ہم اجرائی ایسے حکم سے بہت خوش ہیں کیونکہ اس طور سے جمیع احکام جو کہ رعایا سے متعلق ہیں، قابل مطالعہ اور رسائی عام کے ہوں گے، انشاءاللہ یہ سب احکام بہ مجرد اُن کے چھاپے جانے کے اس اخبار میں بھی درج ہوں گے۔

[ص 3 کالم 2] صاحب ممدوح 6 تاریخ ماہِ حال کو میرٹھ میں داخل ہوئے، 7 تاریخ افسرانِ رجمنٹ نیزہ داروں نے مسکوٹ گھر میں ان کی دعوت کی اور 8 تاریخ صاحبانِ رجمنٹ نمبر نے اپنے مسکوٹ گھر میں دعوت معقول تیار کی اور صاحب ممدوح کو بہت تعظیم و تکریم سے لے گئے بعد ازاں صاحب موصوف علی الصباح طرف سہارن پور کے تشریف فرما ہوئے۔ شلک سلامی حسب معمول عمل میں آئی۔ کہتے ہیں کہ صاحب ممدوح نے واسطے گفتگوئے انتظام ڈکیتی مقام چھاؤنی کے کمیٹی یعنی مجلس بھی کی۔

میرٹھ

پہلے اس سے حال کثرت چوریوں اور بے انتظامی پولیس کا اخباروں میں دیکھا گیا تھا، اب یہ امید ہے کہ بہ باعث تشریف لے جانے صاحب والا مناقب لفٹنٹ گورنر بہادر کے کچھ عجب نہیں کہ باعث کثرتِ واردات کا پوچھا جاوے۔ حال تازہ یہ ہے کہ ایک بڑی واردات مابین حدودِ شہر اور چھاؤنی کے ہوئی ہے، لیکن یہ نہیں معلوم کہ وہ واردات سرحدِ شہر میں یا تعلقہ چھاؤنی میں ہوئی۔ حال یہ ہے کہ ایک افسر رجمنٹ ہندوستانی کے پالکی پر چلے آتے تھے، متصل پل پختہ کے، سامنے ایک صاحب کے بنگلے کے، غارتگروں نے یکا یک پالکی پر حملہ کیا اور گرادیا بہ مجرد اُترنے کے صاحب موصوف نے دیکھا کہ دو آدمی تلواریں کھینچے اُن کے سر پر کھڑے ہیں اور روپیہ طلب کرتے ہیں اس اثنا میں ایک نے اُن میں سے صاحب موصوف کے بازو میں برچھی ماری اور خون بہنے لگا۔ بعد ازاں وہ لوگ پالکی کو چھوڑ کر بھاگ گئے دوسری رات جنرل سمپسن صاحب کے گھر پر حملہ کر کے ایک سنتری کو زخمی کیا۔

لدھیانہ

پہلی تاریخ جنوری سنہ حال کو توپ خانہ انگریزی مع دو ہزار آدمیوں اور اٹھارہ ہزار اونٹوں اور چھ سو بیلوں محمولہ سامانِ جنگ وغیرہ کے وار دِلدھیانہ ہوا اور وہاں سے دوسرے دن طرف فیروز پور کی روانہ ہوا۔ کہتے ہیں کہ یہ قافلہ چند روز فیروز پور میں قیام کر کے مع توپ خانہ طرف افغانستان کے جاوے گا۔ 2/ تاریخ وہ آٹھ آدمی ولایتی جو کہ قلعہ لدھیانہ میں مقید تھے، بہ حراست سو سواروں رسالۂ کرنیل جیمس اسکر بہادر اور دو کمپنیوں تلنگہ مامورۂ چھاؤنی لدھیانہ، بہ سرکردگی ایک افسر کے، طرف کرنال کے روانہ ہوئے۔ ماسوخان نام ایک سردار تو پالکی پر سوار تھا لیکن اور سات آدمی اسپانِ لاغر اندام پر چلے جاتے تھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قلعہ لدھیانہ کا واسطے دوست محمد خان اور اس کے عیال و اطفال کے خالی کیا گیا ہے۔

بُخارا

اُس طرف کے آنے والوں سے دریافت ہوتا ہے کہ شاہ مراد والئی بُخارا بیچ بند کرنے راہوں اور گھاٹیوں کے مصروف ہے اور ارادہ شاہِ موصوف کا[ص 4 کالم 1] یہ بھی ہے کہ اگر سرداروں اور زمینداروں ولایت توران کے تئیں رفیق اپنا نہ پاوے تو اہالیان گورنمنٹ سے صلح کرے اور اس کے امیر اور بیٹے بھی خواہاں اس بات کے ہیں شاہِ موصوف واسطے ملاحظہ قلعہ ارسلان کے گئے تھے۔ سو پھر بخارا میں آ گئے اور موجودات سپاہ کی لے کر، انعام دیا۔

طفلک بیگ ترکمان کہ یاوری بخت یاور سے پایۂ وزارت کو پہنچا تھا شاہِ موصوف نے اُسے بے اثباتِ جرم و خیانت گرفتار کروا کے دار پر کھینچا اور ترکمان بھی اس بدرگی سے خوفناک ہو کر جدا ہو گئے اور قریب ایک ہزار آدمیوں کے بہ ارادۂ جنگ مستعد ہوئے سو شاہِ موصوف نے تنبیہ بلوائیوں سے عاجز آ کر جاگیر پندرہ ہزار روپیہ کی بیوۂ ترکمانِ مقتول کو مرحمت کی اور آدمیوں کو بھی روپیہ دے کر خوش کیا، کہتے ہیں کہ انتظام ملک بخارا کا روز بروز ابتر ہے، قزاق دن رات لوٹتے رہتے ہیں۔

سڑکِ پختہ

واضح ہو کہ ایک سڑک پختہ مقامِ بمبئی سے تا بہ آگرہ بنی ہے اور بنگلے واسطے آرام مسافروں کے تیس یا چالیس میل کے فاصلہ پر تعمیر ہوا چاہتے ہیں۔ بعضے غیر علاقہ والوں نے بھی بیچ انصرام اس کام کے اعانت کی ہے اور عجب نہیں کہ باقی بھی اس کارِ خیر میں ممدِ سرکار رہیں۔ کہتے ہیں کہ یہ سڑک از راہ دھولپور، گوارلیار، موہانہ، سپری، موؤ وغیرہ

دریائے نربدا کو تیار ہوتی جاتی ہے اور وہاں سے از راہ خاندیس ممبئی تک تیار ہو گی۔

چین

شہر کنٹون سے ایک جہاز روانہ ہو کر کلکتے میں پہنچا اس کے آدمیوں سے دریافت ہوا کہ صاحب ایڈمیرل یعنی سردارِ سپاہ جہازی مقام ٹوکو میں آئے اور دوسرے دن کپتان الیٹ صاحب بیچ ایک دُخانی جہاز کے جس میں جھنڈا صلح کا چڑھا ہوا تھا، لوکا ٹائی گرس کو گئے، دینے کو ایک چٹھی کشن صوبہ دارِ چین کو اس چٹھی میں حال پہنچنے وکلائے سرکار انگریزی کا جو واسطے درستئی سوال و جوابِ صلح کے بھیجے گئے ہیں، لکھا تھا۔ اہل چین نے اول تو اوپر اُس کشتی کے توپیں سر کیں، آخر کو چٹھی مذکور بہ خوشی تمام لے لی۔ اغلب ہے کہ اب صلح ہو جاوے۔

سپاہِ انگریزی میں بازارِ مرگ بہت گرم ہے، چنانچہ دس آدمی فیصدی ہر روز ہلاک ہوتے ہیں بہ سبب بیماری کے۔ صلح چند روز کی قرار پا چکی ہے افسوس ہے کہ اہلِ انگلستان نے سوائے ان کاموں کے اور کچھ زیادہ وہاں نہیں کیا، واسطے تخویف چینیوں کے، جنہوں نے کہ اپنے عہد و پیمان سے انحراف کیا۔ بعضوں کی رائے یہ ہے کہ اہل چین بہت خود مطلبی ہیں، انہوں نے کچھ فائدہ دیکھ کر صُلح اختیار کی ہے۔

بھرت پور

[ص 4 کالم 2]

واضح ہوتا ہے کہ چند مدت سے درمیان زمینداران حدودِ ریاست والئی بھرت پور اور جے پور کے تکرار درمیان ہے۔ اور آپس میں دشمنی رکھتے ہیں۔ سوان دنوں بہ موجب حکم صاحبِ ایجنٹ جے پور کے منشی ہر دیال سنگھ اور بہ موجب حکم والئی بھرت پور کے شیخ محمد بخش کوتوال، مقام متنازعہ فیہ پر گئے ہیں تاکہ از روئے انصاف رفع نزاع کریں اور دونوں کو راضی رکھیں۔

ان دنوں فوجدار برج بلب سنگھ کے ہاں کہ ایک سرداران قدیم اس ریاست سے ہے فرزند تولد ہوا ہے ایک روز مہاراجہ بہادر بھی محفلِ شادی میں تشریف لے گئے اور بہ موجب رسم کے ایک ہزار روپیہ فوجدارِ مذکور کو دیے، فوجدارِ موصوف نے بھی ایک گھوڑا ساز دار اور چند کشتیاں پارچہ پوشاکی کی پیشکش کیں، چنانچہ قبول ہوئیں۔

لاہور

سردار فتح سنگھ مان نے عرض کی کہ بھائی بیر سنگھ دکھنی والہ مقام شاہ بلاول میں اترے ہیں۔ چنانچہ رانی صاحبہ نے خدمتِ بھائی صاحب موصوف میں جا کر کچھ زر نقد تواضع کیا۔ انھوں نے قبول نہ کیا اور کہا کہ بروقتِ تولدِ فرزند قبول کروں گا۔

COPYRIGHT

خط ....صاحب سپرینڈنٹ دہلی اردو اخبار سلمہٗ

آپ ہمیشہ حال اہالیِ پولیس کا تو لکھا کرتے ہیں نسبت ہندوستانی اہل کاروں کے، لیکن میں تعجب کرتا ہوں کہ شاید حال عمل گانِ ہندوستانی اور لوگوں کا سوائے پولیس کے آپ کے کان تک نہیں پہنچا، بہ قول شخصے کہ شہر میں اونٹ بدنام پولیس والے کریں یا نہ کریں، بہرصورت بدنام ہیں۔ اکثر جگہ بعضے ضلعوں میں اہالیِ دفتر کو یہ سُنا کہ کچھ کہا نہیں جاتا۔ یہ ممکن نہیں کہ اہالیِ پولیس سازش نہ رکھتے ہوں اپنے اہالیِ سررشتہ سے۔ درحقیقت اہلکارانِ پولیس شکارگاہ ہیں اپنے اہلکارانِ دفتر صدر کے، اہلکارانِ دفتر دو طرح کا شکار کھیلتے ہیں، ایک تو ٹٹی کے اوجھل اور وہ ٹٹی ان کی اہلکارانِ پولیس ہیں۔ دوسرے خود کھلا شکار کھیلتے ہیں یعنی جو علاوہ مقدمات آمد علاقۂ پولیس ہوں، تفصیل اس اجمال کی بہت طویل ہے، الحاصل کہ میری دانست میں حاکموں کو ضرور ہے کہ جس نظر سے اہلکارانِ پولیس کو دیکھیں، اہلکارانِ دفتر کو بھی اُس سے کم نظر سے نہ دیکھیں اور اُن کے حال احوال کو بہت دیکھتے رہیں۔ خیال رکھیں کہ کس اہلکار کے ہاں کون اہل مقدمہ آتا جاتا ہے۔ اہالیِ پولیس سے کون سازش رکھتا ہے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ اگر مجھے فرصت ہوئی تو آئندہ کو بھی کچھ حال میں آپ کی خدمت میں لکھوں گا۔ ....الراقم

باہتمام موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا

COPYRIGHT